حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیارِ حق ہیں

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین میں معیارِ حق تسلیم کرتے ہیں جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ دین کی بنیاد ہی گرانا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی ضمیر اور عقل کے سامنے ایک مقدمہ دائر کیا تھا جس میں انھوں نے تمام باطل نظریات اور افکار کو غلط قرار دیا اور اپنی دعوت کے صحیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور فرمایا کہ میرا دعویٰ اس لیے درست ہے کہ میں اللہ کریم کا فرستادہ ہوں اور میں جو کچھ کہتا ہوں اللہ کریم کی طرف سے ہی کہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے برابر قائم ہے۔ اس مقدمہ کے موقعے کے گواہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ جو نام نہاد محقق ان ستودہ صفات حضرات پر تنقید کرتے ہیں یا ان کی عدالت وصداقت پر شک وشبہ کرتے ہیں وہ دراصل مستشرقین اور دیگر دشمنان کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں تا کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیونکر درست ہوسکتا ہے؟ ان کے گواہان تو مشکوک کردار کے مالک ہیں۔ بھائی جب آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو (نعوذ باللہ) اقربا نواز کہیں گے تو گویا بحیثیت خلیفہ وہ راہِ راست پر نہیں تھے۔ لہٰذا وہ اس قابل نہیں تھے کہ ان پر اعتماد کیا جاسکے، تو ان کی ان روایات پر کیسے اعتماد کیا جائے گا جو ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ میں مروی ہیں۔ پھر نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ اندازہ کرلیں۔

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جج کیسے بن بیٹھے ہیں؟

اگر دو بوڑھے بھائی جو سفید ریش بھی ہوں۔ آپس میں کسی بات پر الجھ پڑیں اور ان کی بات یہاں تک بڑھے کہ وہ دست گریباں ہو جائیں اگر ان دو میں سے کسی ایک کا بیٹا یا ان دونوں کے بیٹے ان دونوں سفید ریش بزرگوں کو ماریں پیٹیں یا اپنے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا کر کے ان کے تنازعہ کا فیصلہ کرنا چاہیں تو عقل مند لوگ ایسے بیٹوں کو کیا کہیں گے؟ گستاخ، بے ادب، ظالم اور کیا کیا۔ جو محقق آج حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جج بن بیٹھے ہیں، وہ اپنا انجام سوچ لیں۔ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟

فَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ. (الشعراء، آیت: ۲۲۷)

ترجمہ: ظالم عنقریب جان لیں گے کہ انھیں کونسی جگہ لوٹ کر جانا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''میرے صحابہ کو برا نہ کہو! اگر تم اللہ کی راہ میں سونے کا پہاڑ بھی خرچ کرو تو ان کے اس ذرہ کے برابر بھی نہیں ہوگا جو انھوں نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کیا'' دیکھو وہ ثواب میں اس لیے بڑھ گئے کہ انھوں نے اللہ کی رضا کے لیے خرچ کیا جبکہ تمہاری نیتوں میں ریا اور واہ واہ کہلانے کا جذبہ داخل ہوتا ہے۔ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق خرچ کیا، تم سنت کی مخالفت کر کے خرچ کرتے ہو، لہٰذا تمہارا پہاڑ بھی ان کے ذرہ کے برابر ہیچ ہے۔

اصل دین وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا:

اصل دین وہی ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے سمجھا۔ اس کے بعد اصل دین وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ میں مذکور ہے، جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسے سمجھا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی گروہ یا خاص فرد ہی نہیں بلکہ سارے کے سارے ہدایت کے چراغ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی پیروی اللہ کریم کی رضا کا سبب اور جنت تک رسائی کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (بھیقی، السنن الکبریٰ)

میرے تمام صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت ہی پاؤ گے۔

اس کے بعد اصل دین اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم وفقہا امت ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ دین نہیں بے دینی ہے۔ دین کے نام پر بہت دھوکے دیے گئے اور کھائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے (آمین)

(اقتباس خطبۂ جمعہ، جامع مسجد ایک مینار، خونی برج ملتان)